عُشر کے احکام

عُشر کی تعریف :

زمین کی پیداوار پر جو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اسے "عُشر " کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ لفظ "عُشر " عشر (دسویں حصّہ)اور نصف عُشر (بیسویں حصّہ) دونوں پر بولا جاتا ہے۔

لیکن کہاں دسواں حصّہ اور کہاں بیسواں حصّہ واجب ہوتا ہے اسکی تفصیل آئندہ سطور میں آرہی ہے۔

❖❖❖❖❖

عُشر کس پر فرض ہوتا ہے؟

عُشر فرض ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو صدقۃ الفطر کے واجب ہونے کی شرائط ہیں۔ چنانچہ عُشر فرض ہونے کیلئے مسلمان اور آزاد ہونا ضروری ہے جیسا کہ صدقۃ الفطر میں ضروری ہے۔

اور عاقل اور بالغ ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کہ صدقۃ الفطر میں ضروری نہیں ہے، چنانچہ نابالغ اور مجنون کی زمین میں بھی عُشر فرض ہوتا ہے جیسا کہ ان پر صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے۔

عُشر فرض ہونے کیلئے حولان حول (سال گزرنا) شرط نہیں ہے بلکہ فصل کا ہونا شرط ہے چنانچہ اگر ایک سال میں زمین سے کئی فصلیں حاصل ہوں تب بھی سب پیداوار پر عشر واجب ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖

عُشر میں نصاب شرط نہیں ہے :

ہمارے حضرت سیّدنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں ہے کہ جس میں عُشر واجب ہو بلکہ کم ہو یا زیادہ عُشر (دسواں یا بیسواں حصّہ) بہرحال واجب ہے۔

❖❖❖❖❖

کونسی پیداوار پر عُشر واجب ہے اور کونسی پیداوار پر عُشر واجب نہیں؟

اس کے بارے میں ضابطہ اور اصول یہ ہے کہ ہر وہ فصل اور پیداوار جسے زمین میں کاشت کر کے آمدنی اور نفع

حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اس پر عُشر واجب ہے۔

اور ہر وہ پیداوار جسے زمین میں کاشت کر کے نفع اور آمدنی مقصود نہیں ہوتی اس پر عُشر واجب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کی فصل کو بھی آمدنی اور نفع حاصل کرنے کی غرض سے کاشت کر لے تو اس پر بھی عُشر واجب ہوتا ہے۔

مثالوں سے وضاحت :

مندرجہ ذیل فصلیں کاشت کرنے سے چونکہ آمدنی اور خود وہ فصل مقصود ہوتی ہے لہٰذا ان پر عُشر واجب ہے:

(۱) ہر قسم کے اناج (گندم، جَو، چاول، مکئی، باجرہ، دالیں، ساگ، پالک، سبزیاں، پھل، اور میوہ جات وغیرہ)۔

(۲) السی اور تل کی فصل اور انکے بیج۔

(۳) کپاس۔

(۴) تمباکو اور افیون (پوست کی کاشت)

(۵) جانوروں کے چارے کیلئے اگائی جانے والی گھاس جیسے برسین، جوار وغیرہ۔

(۶) بید، چنار، صنوبر، چیڑ، بیار، اور وہ درخت جنہیں کاٹ کر بیچا جاتا ہے۔

(۷) وہ بیج جن کی پیداوار مقصود ہوتی ہے مثلاً سورج مکھی، سرسوں، سویا، السی وغیرہ۔

(۸) وہ پھول جنکی پیداوار سے آمدنی مطلوب ہو، صرف خوبصورتی کی غرض سے نہ لگائے گئے ہوں جیسے (گلاب، چنبیلی وغیرہ کی فصلیں)۔

(۹) خودرو گھاس جس کی آدمی اس غرض سے دیکھ بھال شروع کردے کہ اسے بیچ کر آمدنی حاصل کرے گا۔

(۱۰) پہاڑوں یا جنگلوں یا فارموں سے حاصل ہونیوالا شہد۔

❖❖❖❖❖

مندرجہ ذیل فصلوں میں عُشر واجب نہیں:

(۱) بھوسہ اور سوکھی چری جس سے اناج حاصل کرلیا گیا البتہ اگر دانہ پڑنے سے پہلے ہی کاٹ لیا جائے تو عُشر واجب ہوتا ہے۔

(ب) وہ بیج جو زراعت میں خود مقصود نہیں ہوتے۔ جیسے تربوز، خربوزہ، کھیرا اور ککڑی کے بیج۔ کیونکہ ان میں پھل مقصود ہوتا ہے، بیج نہیں۔

(ج) ایندھن کی لکڑی (کپاس کی چنائی کے بعد چھڑیاں) گھاس جھاؤ اور کھجور کے پتے جبکہ انکی دیکھ بھال نہ کی جاتی ہو اور انکو فروخت نہ کیا جاتا ہو۔

(د) درختوں سے حاصل ہونے والی گوند اور رال۔

❖❖❖❖

عُشر نکالتے وقت کون سے اخراجات منہا کئے جائیں گے؟

پیداوار پر آنیوالے اخراجات دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) بعض وہ اخراجات جو فصل حاصل ہونے تک آتے ہیں جیسے بیج کا خرچہ، پانی (نہری ہو یا ٹیوب ویل کا) کھاد، اسپرے، کٹائی، تھریشر وغیرہ کے اخراجات۔

(۲) پیداوار حاصل ہونے کے بعد منڈی تک لے جانے کیلئے ٹرک وغیرہ کا کرایہ، گودام کا کرایہ، حفاظت کیلئے مامور چوکیدار وغیرہ کا خرچہ۔

عُشر (دسواں حصہ یا بیسواں حصہ) نکالتے وقت پہلی قسم کے اخراجات منہا نہیں کئے جائیں گے یعنی ان اخراجات کو نکالے بغیر مجموعی پیداوار سے عُشر نکالنا ضروری ہے۔

البتہ دوسری قسم کے اخراجات نکال کر باقی پیداوار کا عُشر نکالا جاسکتا ہے۔

عشر اور نصف عشر میں فرق:

ایسی زمین جو بارانی ہو کہ بارش کے پانی سے فصلیں اگتی ہوں۔ پانی خریدنے کی مشقت نہ ہو تو اس سے حاصل ہونے والی پیداوار میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے۔ لیکن ایسی زمین جس کی سیرابی کے لئے پانی خریدنا پڑتا ہو جیسے ٹیوب ویل اور نہر کا پانی تو اس سے حاصل ہونے والی پیداوار میں نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہوگا۔

❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبرا

ذیل میں دی گئی فہرست میں غور کریں جس فصل اور پیداوار میں عشر واجب ہے اس کے خانے میں صحیح کا نشان (✓) اور جس میں عشر واجب نہیں ہے اس کے خانے میں غلط کا نشان (×) لگائیں۔ اور کتاب میں ذکر کردہ اصول کی روشنی میں وجہ لکھنا نہ بھولئے:

☐ گندم.................. وجہ یہ ہے کہ ....

☐ سبزیاں.................. وجہ یہ ہے کہ ....

☐ گھاس جاؤ.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ درختوں کی گونداور رال...... وجہ یہ ہے کہ..................

☐ فارمی شہد.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ تمباکو.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ پوست.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ خوبصورتی کے لئے پھول...... وجہ یہ ہے کہ..................

☐ بھوسہ.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ تربوز، خربوزہ کے بیج.......... وجہ یہ ہے کہ..................

☐ سورج مکھی کے پھول.......... وجہ یہ ہے کہ..................

سوال نمبر۲

صحیح یا غلط مسائل کی نشاندھی کیجئے:

(۱) زمین سے حاصل ہونے والی ہر فصل پر عشر واجب ہے خواہ وہ مقدار میں تھوڑی ہو یا زیادہ۔ ☐ ☐

(۲) ایسی زمینوں کی فصل میں جہاں صرف بارش کے پانی سے فصل اگتی ہے کل پیداوار کا بیسواں حصہ دینا واجب ہے۔ ☐ ☐

(۳) عشر کی فصل یا اس کی بقدر رقم کسی بھی شخص کو دے سکتے ہیں کوئی شرط نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۴) نہری پانی یا ٹیوب ویل کے پانی سے حاصل ہونے والی فصلوں میں بیسواں حصہ واجب ہے۔ ☐ ☐

(۵) زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کی طرح عشر میں بھی واجب ہونے والی حصہ کی بقدر نقد رقم یا اسکا سامان (کپڑے جوتے وغیرہ) دیا جاسکتا ہے۔ ☐ ☐

(۶) زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے مصرف میں جو شرائط ہیں وہی شرائط عشر کے مصرف میں بھی ہیں۔ ☐ ☐

(۷) عشر کی رقم مسجد اور مدرسے کی تعمیر میں خرچ کی جاسکتی ہے۔ ☐ ☐

(۸) عشر ہر پیداوار میں ہوتا ہے، مگر ادا کرنا ایک سال بعد ضروری ہوتا ہے۔ ☐ ☐

(۹) اخراجات منہا کئے بغیر کل پیداوار سے عشر کا حساب کیا جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) قربانی کے گوشت کی طرح عشر کی پیداوار خود بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ☐ ☐

✤✤✤✤✤

روزہ کے احکام

- روزہ کی اقسام
- رؤیتِ ہلال کے احکام
- روزہ کے مفسدات
- اعتکاف کے احکام

روزہ کے احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ. (البقرۃ۔۱۸۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

(رواہ البخاری ومسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے، اوّل اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، دوم نماز قائم کرنا، سوم زکوٰۃ ادا کرنا، چہارم بیت اللہ شریف کا حج کرنا، پنجم رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

❖❖❖❖❖

"روزہ" کا معنی:

روزہ کو عربی میں "صوم" کہتے ہیں، اور صوم کا لغت میں معنی ہے "الامساک" یعنی رک جانا۔ اور شریعت کی اصطلاح میں اسکا معنی ہے کہ:

"اَلْاِمْسَاکُ عَنِ الْمُفْطِرَاتِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ مَعَ نِیَّۃِ الصَّوْمِ"

"طلوعِ فجر سے لیکر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیّت سے مفطّرات ثلاثہ (کھانے پینے اور بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرنے) سے رک جانا "روزہ" کہلاتا ہے۔

❖❖❖❖❖

کس شخص پر رمضان کے روزے فرض ہوتے ہیں؟

روزہ فرض ہونے کے لئے درجِ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، جس شخص میں یہ تمام شرائط پائی جائیں گی اس پر روزہ فرض ہو جاتا ہے:

(۱) مسلمان ہونا۔ لہٰذا کافر پر روزہ فرض نہیں ہے۔

(۲) بالغ ہونا۔ لہٰذا نابالغ پر روزہ فرض نہیں ہے۔

(۳) عاقل ہونا۔ لہٰذا مجنون پر روزہ فرض نہیں ہے۔

(۴) دارالاسلام ہونا۔ یا دارالحرب ہونے کی صورت میں روزے کی فرضیّت کا علم ہونا۔

دارالاسلام کی تعریف :

دارالاسلام سے مراد ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو۔

وضاحت : فقہی اصطلاح میں دارالاسلام بننے کیلئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ مسلمانوں کی حکومت ہو خواہ عملاً قرآن وسنّت کا نفاذ ہو یا نہ ہو۔ جیسے پاکستان۔ تاہم قرآن وسنت کے نفاذ سے محرومی بڑی محرومی اور خسارے کی بات ہے۔

دارالحرب کی تعریف :

دارالحرب سے مراد ایسا ملک ہے جہاں کافروں کی حکومت ہو۔ خواہ وہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد آباد ہو۔ جیسے ہندوستان۔

❖❖❖❖❖

کس شخص پر رمضان کے روزے ادا کرنا فرض ہے:

اگر کسی شخص پر مندرجہ بالا شرائط کی روشنی میں روزہ فرض ہو جائے تو اسکا ادا کرنا اس وقت ضروری ہوتا ہے جب مندرجہ ذیل تمام شرائط موجود ہوں:

(۱) **پہلی شرط :** روزہ کا ادا کرنا اس شخص پر فرض ہے جو مقیم ہو لہٰذا اگر کوئی شخص شرعی مسافر (جسکا بیان کتاب الصلوٰۃ کے باب "مسافروں کے احکام" میں گزر چکا ہے) ہو تو اس پر روزہ ادا کرنا فرض نہیں ہوتا۔ سفر سے لوٹنے کے بعد اسکی قضاء کرنا ضروری ہے۔

ضروری وضاحت : عصرِ حاضر میں جدید سفری سہولیات (ہوائی جہاز، ٹرین، بس، کار وغیرہ) کی وجہ سے سفر اتنا پُر مشقت نہیں ہوتا تب بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی رخصت سفر کی وجہ سے دی ہے جو ان تمام تر سہولیات کے باوجود پایا جاتا ہے۔

تاہم اس رخصت کے باوجود اگر کوئی روزہ رکھ لے تو بہتر ہے تاکہ رمضان المبارک کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاسکے۔

(۲) دوسری شرط : روزہ فرض ہونے کے بعد ادا کرنا اس شخص پر فرض ہے جو تندرست ہو، لہٰذا مریض پر روزہ رکھنا فرض نہیں ہے۔ چنانچہ جب صحت مند ہوجائے تو ان روزوں کی قضاء کرلے۔

(۳) تیسری شرط : عورت پر روزہ ادا کرنا اس وقت فرض ہے جب وہ حیض ونفاس سے پاک ہو۔ چنانچہ حائضہ اور نفاس والی عورت کو ناپاکی کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ بعد میں قضاء کرلے۔

ضروری وضاحت : یاد رہے کہ یہ مسئلہ حَدَثِ اکبر کی تین اقسام میں سے حیض ونفاس کے ساتھ خاص ہے لیکن اگر جنابت لاحق ہوجائے، خواہ مرد کو یا عورت کو تو یہ روزے کے منافی نہیں ہے، جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے۔ اور روزہ کی حالت میں جنابت لاحق ہوجائے (یعنی احتلام ہوجائے) تو روزہ ٹوٹتا بھی نہیں ہے۔

❖❖❖❖❖

روزہ صحیح ہونے کی شرائط :

اگر کوئی شخص روزہ فرض ہونے کے بعد روزہ رکھ لے تو اس روزے کے صحیح ہونے کے لئے درجِ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

پہلی شرط :

نیّت کرنا بشرطیکہ ایسے وقت میں ہو جس میں نیّت کرنا صحیح ہوتا ہے۔ (نیت کے بارے میں تفصیل عنقریب آرہی ہے)

دوسری شرط :

عورت کا دن بھر حیض ونفاس سے پاک رہنا۔ اگر عورت شروع دن میں پاک تھی مگر روزہ شروع کرنے کے بعد دن کے کسی حصّے میں ناپاک ہوگئی تو اسکا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

تیسری شرط :

روزہ کا ان تمام باتوں سے خالی ہونا جو روزہ توڑ دیتی ہیں۔ جیسے کھانا، پینا، اور جماع کرنا۔ اور وہ اشیاء جو کھانے پینے اور جماع کے حکم میں ہیں۔ (ان اشیاء کی تفصیل بھی آگے آ رہی ہے)

❖❖❖❖❖

روزے کی اقسام :

روزے کی چھ اقسام ہیں:

(۱) فرض روزہ۔

(۲) واجب روزہ۔

(۳) مسنون روزہ۔

(۴) مندوب (مستحب) روزہ۔

(۵) مکروہ روزہ۔

(۶) حرام روزہ۔

اب ان اقسام کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

(۱) فرض روزہ :

اگر کسی شخص میں روزہ فرض ہونے کی تمام شرائط پائی جائیں تو اس پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔

(۲) واجب روزہ :

درج ذیل روزے رکھنا واجب ہے:

(ا) اگر نفلی روزہ شروع کر کے توڑ دیا تو اس کی قضاء واجب ہے۔

O شریعت مطہرہ کا یہ اصول اور ضابطہ ہے کہ کوئی بھی نفل اور مستحب کام کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن اگر نفل عبادت شروع کر دی جائے تو پھر اسکا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نفل نماز یا نفل روزہ توڑنے والے پر اس کی قضاء واجب ہے۔

(ب) نذر کے روزے۔

نذر کا مطلب : نذر کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کسی عبادت (مثلاً نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ) کی منّت مان لے۔

مثال : حسیب نے یہ منّت مان لی کہ اے اللہ! اگر میں سالانہ امتحان میں اوّل آ گیا تو میں دس روزے رکھوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ اوّل آ گیا تو اسے دس روزے رکھنا واجب ہے۔

❖❖❖❖

نذر کی اقسام :

نذر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نذر معیّن

(۲) نذر غیر معین

نذر معیّن : نذر معیّن کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاص دن کے روزے کی منّت مان لینا۔ نذر معیّن کی صورت میں اسی خاص دن میں روزے رکھنا واجب ہوتا ہے۔

مثال : جی ہاں! پچھلی مثال میں حسیب نے سالانہ امتحان میں اوّل آنے کی صورت میں خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی۔ سالانہ امتحان میں خوش قسمتی سے اوّل آنے کی صورت میں حسیب پر جمعہ کے دن روزہ رکھنا واجب ہے۔

نذرِ غیر معیّن : نذر غیر معین کا مطلب یہ ہے کہ نذر مانتے ہوئے کسی خاص وقت کا تعیّن نہ کرے بلکہ مطلقاً (بغیر کسی قید وشرط کے) روزے کی نذر مان لے۔ نذر غیر معیّن ہونے کی صورت میں نذر کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے مگر غیر متعیّن ہونے کی وجہ سے جب بھی پورا کرلے اسکو اختیار ہے۔

مثال : سلمان نے نذر مان لی کہ اے اللہ! پچھلی کوتاہیوں کو معاف کر دیجئے۔ اب اگر میں پورے جامعہ میں اوّل آ گیا تو تیری رضا کیلئے دس روزے رکھوں گا۔

الحمد اللہ رب کریم نے ٹوٹے ہوئے دل کی دعا کو آسمان سے اوپر اٹھالیا۔ چنانچہ وہ یومِ مسعود آ گیا جب بھرے مجمع میں یہ آواز کانوں میں رس گھولتی ہوئی سنائی دی:

"پورے جامعہ میں اوّل آنے والے طالب علم محمد سلمان ہیں" ناظم صاحب نے اعلان کیا۔

چونکہ نذر پوری ہوگئی ہے لہٰذا سلمان پر دس روزے رکھنا واجب ہے۔ چونکہ نذر غیر متعین تھی لہٰذا جب بھی دس روزے رکھ لے گا تو اسکی نذر پوری ہو جائیگی۔

(ج) کفّارے کے روزے۔

درجِ ذیل صورتوں میں کفّارے کے روزے رکھنا واجب ہوتا ہے:

(۱) رمضان المبارک میں بغیر عذر کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو کفّارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

(۲) رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کر لیا تو کفّارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

(۳) "ظہار" کی صورت میں کفّارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

(۴) قسم کھا کر توڑ دینے کی صورت میں "کفارہ یمین" کے روزے رکھنا واجب ہے۔

(۵) احرام کی حالت میں بعض ایسے ممنوعات ہیں جنکا ارتکاب کرنے کی صورت میں کفّارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

(۶) قتلِ خطا یا ہر اس قتل کی صورت میں جو قتلِ خطا کے حکم میں ہوتا ہے۔ کفّارے کے روزے رکھنا واجب ہے۔

❖❖❖❖❖

(۳) مسنون روزہ :

یومِ عاشورہ (دسویں محرم) کو روزہ رکھنا۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ نویں یا گیارھویں محرّم کا روزہ بھی ہو۔

❖❖❖❖❖

(۴) مستحب روزہ :

درجِ ذیل روزے رکھنا مستحب (مندوب) ہیں:

(ا) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، خواہ وہ کوئی سے بھی ایام ہوں۔

(ب) ہر مہینے ایامِ بیض میں روزے رکھنا۔ (ایامِ بیض سے مراد تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ ہے۔ کیونکہ ان تاریخوں میں رات خوب روشن اور سفید ہوتی ہے)

(ج) ہر ہفتے میں پیر اور جمعرات کو روزے رکھنا۔

(د) شوال میں چھ روزے رکھنا۔

(ہ) غیر حاجی کیلئے یومِ عرفہ (نویں ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا۔

(و) صومِ داؤدی رکھنا۔ یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

❖❖❖❖❖

(۵) مکروہ روزہ :

درجِ ذیل صورتوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے:

(ا) صرف یومِ عاشورہ (دسویں) کا روزہ رکھنا۔ نویں محرّم یا گیارھویں محرّم کو ساتھ نہ ملانا۔

(ب) صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا۔ ساتھ کوئی اور دن نہ ملانا۔

(ج) "صومِ وصال" یعنی اس طرح مسلسل روزے رکھنا کہ غروبِ آفتاب کے بعد بالکل افطار نہ کرے اور اگلے دن کا روزہ بھی رکھ لے۔

❖❖❖❖❖

(۶) حرام روزہ :

درجِ ذیل صورتوں میں روزہ رکھنا حرام ہے:

(ا) عید الفطر کے دن روزہ رکھنا۔

(ب) عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔

(ج) ایامِ تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، اور تیرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔

❖❖❖❖❖